مولانا عبدالرشید عراقی صاحب

خطبات خلفاء راشدین

لوگو! تمہارا ضعیف فرد میرے نزدیک قوی اور قوی ضعیف ہے۔ فرمان صدیقؓ

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خطبہ خلافت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد جلیل القدر صحابہ کرام جن میں مہاجرین و انصار شامل تھے۔ سقیفہ بنی ساعدہ میں اجتماع ہوا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا گیا اور اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہیز و تکفین ہوئی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لئے بیعت عامہ ہوئی اور ۳۳ ہزار صحابہ کرامؓ نے آپ کی بیعت کی۔ اس کے بعد آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد آپؓ نے فرمایا:

صاحبو! میں تم پر حاکم مقرر کیا گیا ہوں۔ حالانکہ میں تم لوگوں میں سب سے بہتر نہیں ہوں۔ اگر میں اچھا کام کروں۔ تو تم میری اعانت کرو اگر برائی کی طرف جاؤں تو مجھے سیدھا کر دو۔ صدق امانت ہے اور کذب خیانت ہے۔ انشاء اللہ تمہارا ضعیف فرد بھی میرے نزدیک قوی ہے یہاں تک کہ میں اس کا حق دلا دوں۔ انشاء اللہ تمہارا قوی فرد بھی میرے نزدیک ضعیف ہے یہاں تک کہ میں اس سے دوسروں کا حق دلا دوں۔ جو قوم جہاد فی سبیل اللہ چھوڑ دیتی ہے اس کو خدا ذلیل و خوار کر دیتا ہے اور جس قوم میں بدکاری عام ہو جاتی ہے خدا اس کی مصیبت کو بھی عام کر دیتا ہے۔ میں خدا اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کروں تو میری اطاعت درست ہے۔ لیکن جب خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کروں تو تم پر اطاعت نہیں۔ اچھا اب نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ خدا تم پر رحم

کرے۔

(طبقات ابن سعد ج ۳ ص ۱۴۹)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے خطبۂ خلافت میں اس بات کی نشان دہی فرمائی کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو سامنے رکھا جائے اور اچھائی اختیار کرنے سے دنیا اور آخرت میں بھلائی ہی بھلائی ہے اور برائی اختیار کرنے سے دنیا اور آخرت میں خسارہ ہی خسارہ ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خطبہ خلافت

حمد و ثناء کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اے لوگو! میں چند ایک دعائیں کرتا ہوں تم آمین کہتے جانا۔

اے اللہ میں سخت ہوں مجھے حق کی موافقت' اپنی رضا کی طلب اور دار آخرت کے لئے نرم کر دے۔ مجھے اپنے دشمنوں اور اہل نفاق و فحش کے لئے سخت کر دے؛ اتنا کہ میں ان کے حق میں ظالم ثابت نہ ہوں اور ان پر کوئی دست درازی نہ کروں۔ اے اللہ میں بخیل ہوں مجھے بھلائیوں کے لئے سخی بنا دے' اتنا کہ میں نہ مسرف بنوں' نہ ریا کار اور یہ سب کچھ تیری رضا مندی اور آخرت کے لئے کروں۔ اے اللہ مجھے مومنوں کے لئے نرم دل اور نرم سلوک بنا۔ اے اللہ میں بڑا غافل ہوں مجھے ہر حالت میں اپنے ذکر اور موت کے ذکر سے سرشار رکھ۔ اے اللہ میں تیری اطاعت میں کمزور ہوں' مجھے چستی' طاقت اور حسن نیت عطا فرما' جو تیری ہی توفیق سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اے اللہ مجھے یقین' نیکی اور تقویٰ دے۔ میں روز محشر تیرے سامنے کھڑے ہونے کو یاد رکھوں۔ تجھ سے حیا کروں۔ مجھے اپنی رضا کے لئے خشوع عطا فرما۔ میں اپنے نفس کا محاسبہ کر سکوں۔ اپنے اوقات پر نظر رکھوں اور شبہات سے بچوں۔ اے اللہ مجھے تفکر' تدبر قرآنی عطا فرما' میں جو کچھ تلاوت کرتا ہوں اسے سمجھ سکوں' اس کے

معانی سے آگاہ ہو سکوں۔ اس کے عجائبات پر غور کر سکوں اور جب تک زندہ رہوں عمل پیرا رہوں۔ تو ہر چیز پر قادر ہے۔

(عمر بن خطابؓ طنطاوی ترجمہ عبدالصمد صارم ص ۲۰۳)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خطبہ خلافت تمام کا تمام دعاؤں پر مشتمل ہے۔ جس میں آپؓ نے اللہ تعالیٰ سے استقامت اور مدد طلب کی ہے اور اپنے آپ کو کمزور و ناتواں ثابت کیا ہے۔ حقیقت میں انسان ناتواں اور کمزور ہے اور اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنا ہی انسان کے لئے اس دنیا و آخرت میں اس کی نجات کا ذریعہ بن سکتا ہے اور آپ کے خطبہ کا لب لباب یہی ہے کہ اے اللہ تو قادر مطلق ہے اور میں کمزور و ناتواں ہوں۔ میری ہر کام میں مدد فرما۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خطبہ خلافت

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے تو آپؓ نے درج ذیل خطبہ ارشاد فرمایا۔

آپؓ نے حمد و ثناء کے بعد فرمایا:

اے لوگو! تم سب دار مسافرت میں ہو۔ عمر کا جو حصہ باقی ہے بس اس کو پورا کرنے والے ہو۔ اس لئے تم زیادہ سے زیادہ جو نیکی کر سکتے ہو وہ اپنے مقررہ وقت سے پہلے کر گزرو، بس یہ سمجھو کہ موت اب آئی یا جب آئی بہرحال اسے آنا ضرور ہے۔ خوب سن لو! کہ دنیا کہ سارا تار و پود ہی مکر و فریب سے تیار ہوا ہے۔ اس لئے دیکھو کہ کہیں تم کو یہ دنیا کی زندگی دھوکہ نہ دے جائے اور اللہ سے تم کو غافل نہ کر دے۔ اے لوگو! جو لوگ گزر گئے ہیں ان سے عبرت حاصل کرو اور ہاں سعی اور جدو جہد کرو۔ غفلت نہ برتو کیونکہ تم سے غفلت نہ برتی جائے گی۔ کہاں ہیں وہ ارباب دنیا جنہوں نے دنیا کو آخرت پر ترجیح دی اسے آباد رکھا اور اس سے ایک مدت تک بہرہ اندوز ہوئے۔ کیا دنیا

نے ان لوگوں کو اپنے اندر سے باہر نہیں نکال پھینکا۔ تم دنیا کو اسی مقام پر رکھو جس پر خدا نے اسے رکھا ہے اور آخرت کی طلب کرو۔ اللہ نے دنیا کی اور جو چیز خیر ہے اس کی مثال اس طرح بیان کی ہے۔

واضرب لهم مثل الحيوة الدنيا كماء انزلنه من السماء فاختلط به نبات الارض فاصبح هيشما تذروه الريح و كان الله على كل شئى مقتدرا۔ (الکہف ۴۵)

ترجمہ:۔ اور ان کو دنیا کی زندگی (اور اس کے حباب ہونے کی) مثال بتلا کہ وہ پانی کی طرح ہے۔ جو ہم آسمان سے اتارتے ہیں پھر اس کے بعد زمین کی انگوریاں خوب پھل پھول جاتی ہیں (اتنے میں) پھر وہ (دیکھنے کے دیکھنے دم کے دم میں سخت لو لگنے سے) چورا چورا ہو جاتی ہے کہ ہوا میں اس کو اڑاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر ایک چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ (طبری ج ۴ ص ۲۴۳)

اس خطبہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے موت کو یاد کرنے اور دنیا کے حقیر ہونے اور اس کی بے ثباتی پر زور دیا ہے اور اس کے ساتھ آپ نے اس کی بھی نشاندہی فرمائی ہے کہ جن لوگوں نے دنیا سے محبت کی اور موت کو بھلا بیٹھے۔ ان کا انجام کیا ہوا؟ اس لئے بہتری اور آخرت میں نجات اسی طرح ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے رجوع کرو۔ اس کے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی پیروی کرو۔ دنیا سے تعلق نہ جوڑو اور آخرت کو یاد رکھو اور دنیا کے مقابلہ میں آخرت کو ترجیح دو۔ اسی میں کامیابی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خطبہ خلافت

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے خلیفہ منتخب ہونے پر جو پہلا خطبہ ارشاد فرمایا۔ وہ درج ذیل ہے۔

آپؓ نے حمد و ثنا کے بعد فرمایا:

اللہ تعالی نے اپنی کتاب کو ہادی بنا کر بھیجا ہے جو خیر و شر کو وضاحت کے ساتھ بتاتی ہے۔ لہٰذا خیر کو اختیار کیجئے اور شر سے کنارہ کش رہیئے۔ اللہ تعالی نے بہت سی چیزوں کو حرمت کا درجہ دیا ہے۔ ان میں سب سے فائق حرمت مسلمان کی ہے۔ توحید و اخلاص کے ذریعہ مسلمانوں کے حقوق کو اللہ تعالی نے مضبوطی سے مربوط کر دیا ہے۔ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے تمام مسلمان محفوظ رہیں۔ الا یہ کہ دین و احکام شریعت ہی کا یہ تقاضا ہو کہ مسلمان کا احتساب کیا جائے اور اس پر قانون شرعی جاری کیا جائے۔ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ کسی مسلمان کو ایذا پہنچائے الا یہ کہ ایسا کرنا واجب ہو۔ عوام و خواص دونوں کے حقوق ادا کرنے میں عجلت سے کام لیجئے۔ لوگ آپ کے سامنے ہیں اور پیچھے قیامت ہے جو آگے بڑھا رہی ہے۔ اپنے آپ کو ہلکا پھلکا رکھیئے کہ منزل تک پہنچ سکیں۔ آخرت کی زندگی لوگوں کی منتظر ہے۔ خدا کے بندوں اور ان کی سرزمین کے حقوق کی ادائیگی کے سلسلہ میں اللہ سے ڈرتے رہیئے۔ رسائم اور زمین کے بارہ میں بھی (قیامت میں) آپ سے سوال ہو گا۔ پھر میں کہتا ہوں کہ اللہ کی اطاعت کیجئے اور اس کی معصیت و نافرمانی سے بچیئے۔ اگر آپ خیر کا کام دیکھیں اس کو اختیار کیجئے اور اگر شر کو دیکھیں تو اس کو چھوڑ دیں۔

و اذکروا اذ انتم قلیل مستضعفون فی الارض تخافون ان یتخطفکم الناس فاؤلکم لو ایدکم بنصره و رزقکم من الطیبت لعلکم تشکرون۔ (الانفال۲۶)

ترجمہ :۔ اور (اس وقت کو) یاد کرو۔ جب تم زمین (مکہ) میں قلیل اور ضعیف سمجھے جاتے تھے اور ڈرتے تھے کہ لوگ تمہیں اڑا (نہ) لے جائیں (بے جان و مال نہ کر دیں) تو اس نے تم کو جگہ دی اور اپنی مدد سے تم کو تقویت بخشی اور پاکیزہ چیزیں کھانے کو دیں تا (اس کا) شکر ادا کرو۔

(البدایہ والنہایہ ج ۷ ص ٦٦۷)

بقیہ صفحہ نمبر 31